اسلامیات (لازمی)	دہم 2017ء	پرچہ II: (انشائیہ طرز)
وقت: 1.45 گھنٹے	(پہلا گروپ)	کل نمبر: 40

(حصہ اوّل)

-2 کوئی سے چھے (6) سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: (12)

(i) سورۃ احزاب میں کن باتوں کو مُنہ کی باتیں کہا گیا ہے؟

جواب: سورۃ احزاب میں درجِ ذیل باتوں کو منہ کی باتیں کہا گیا ہے:

-1 اللہ نے کسی آدمی کے پہلو میں دو دل نہیں بنائے۔

-2 تمھاری عورتوں کو، جن کو تم ماں کہہ بیٹھتے ہو، تمھاری ماں نہیں بنایا۔

-3 تمھارے لے پالک بیٹوں کو تمھارے بیٹے نہیں بنایا۔

(ii) غزوۂ احزاب میں اللہ نے مسلمانوں کی کن دو طریقوں سے مدد کی؟

جواب: غزوۂ احزاب میں جب فوجیں مومنوں پر حملہ کرنے کو آئیں تو اللہ نے ان پر ہوا بھیجی اور ایسے لشکر نازل کیے جن کو وہ دیکھ نہیں سکتے تھے۔

(iii) سورۃ احزاب کے مطابق بتایئے کہ اگر لشکر آ جائیں تو منافقین کیا کہیں گے؟

جواب: سورۃ احزاب کے مطابق اگر لشکر آ جائیں تو منافقین کہیں گے کہ کاش! وہ گنواروں میں جا رہیں۔ اور تمھاری خبریں پوچھا کریں اور اگر تمھارے درمیان ہوں تو لڑائی نہ کریں مگر کم۔

(iv) اللہ کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری پر ازواجِ مطہرات کے لیے کن دو انعامات کا وعدہ کیا گیا ہے؟

جواب: اللہ کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری پر ازواجِ مطہرات کے لیے درجِ ذیل دو انعامات کا وعدہ کیا گیا ہے:

1- اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری اور نیک عمل کرنے پر دوگنا ثواب ملے گا۔

2- ان کے لیے اللہ نے عزت کی روزی تیار کر رکھی ہے۔

(v) سورۃ احزاب میں حضرت زیدؓ کا ذکر کس حوالہ سے آیا ہے؟

جواب: سورۃ احزاب میں حضرت زیدؓ کا ذکر اس حکم کے حوالے سے آیا ہے کہ منہ بولے بیٹوں کی بیویوں سے نکاح جائز ہے۔ سورۃ احزاب کی آیت نمبر 37 میں اس واقعہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جب رسول اکرم ﷺ کا نکاح اللہ تعالیٰ نے ساتویں آسمان پر حضرت زینبؓ بنت جحش سے کر دیا، جو آپ ﷺ کے منہ بولے بیٹے حضرت زیدؓ بن حارثہ کی مطلقہ تھیں۔

(vi) معانی تحریر کیجیے: تُرْجِیْ - تُؤْوِیْ۔

جواب: تُرْجِیْ: تو علیحدہ رکھے۔

تُؤْوِیْ: تو اپنے پاس جگہ دے۔

(vii) رسول اللہ ﷺ کے گھر میں جانے کے آداب لکھیے۔

جواب: اسلام کی آمد سے قبل عربوں میں یہ عام رواج تھا کہ لوگ نہایت بے تکلفی سے ایک دوسرے کے گھروں میں چلے جاتے تھے۔ اور اجازت لینے کی زحمت بھی نہیں کرتے تھے۔ اسلام کی آمد کے بعد جب حضور ﷺ کے گھر میں بھی لوگ اس طرح آمد و رفت کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کے گھرانے کا قاعدہ مقرر فرما دیا کہ کوئی شخص خواہ وہ نبی علیہ السلام کا قریبی دوست یا دور کا رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو، بغیر اجازت داخل نہ ہو۔

(viii) اللہ تعالیٰ کن کفار سے بھلائی کرنے سے نہیں روکتا؟

جواب: جن لوگوں نے دین کے بارے میں مسلمانوں سے جنگ نہیں کی اور مسلمانوں کو ان کے گھروں سے نہیں نکالا، ان کفار کے ساتھ بھلائی اور انصاف کا سلوک کرنے سے اللہ تعالیٰ منع

نہیں کرتا۔

(ix) حضور ﷺ کو مومن عورتوں سے کن باتوں پر بیعت لینے کا حکم ہے؟

جواب: حضور ﷺ کو مومن عورتوں سے درج ذیل باتوں پر بیعت لینے کا حکم دیا گیا ہے:

1- اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گی۔ 2- چوری نہیں کریں گی۔

3- بدکاری نہیں کریں گی۔

4- (غربت کی وجہ سے) اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی۔

5- کسی پر الزام اور بہتان تراشی نہیں کریں گی۔

6- ہر وہ نیک کام جس کا رسول پاک ﷺ نے حکم دیا ہے اس سے روگردانی نہیں کریں گی۔

3- کوئی سے چھے (6) سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: (12)

(i) علم کا پہلا ادب کیا ہے؟

جواب: علم کا پہلا ادب یہ ہے کہ علم کی بات کو خاموشی اور توجہ سے سنا جائے۔

(ii) حج کے لیے کن باتوں کا اہتمام ضروری ہے؟

جواب: حج کے دوران اس بات کا اہتمام ضروری ہے کہ اس موقع پر صبر و تحمل، عفو و درگزر اور ایثار سے کام لیا جائے۔ اپنے کسی مسلمان بھائی کی نہ زبان سے دل آزاری کی جائے اور نہ ہاتھ سے اسے کوئی تکلیف پہنچائی جائے۔ جو حج اس اہتمام سے کیا جائے گا اس کے نتیجے میں انسان کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

(iii) حدیث کی رُو سے لوگوں میں اچھا کون ہے؟

جواب: حدیث کی رُو سے:

"لوگوں میں اچھا وہ ہے جو لوگوں کو نفع دیتا ہے۔"

(iv) بدنظمی کا مظاہرہ کرنے والی قومیں کیا ثابت کرتی ہیں؟

جواب : ایسی قومیں یہ ثابت کرتی ہیں کہ وہ آزمائش میں پورا اترنے کی صلاحیت نہیں رکھتی ہیں اور عالمی برادری میں انھیں ایک باعزت مقام حاصل کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں۔

(v) نکاح کے دو فوائد تحریر کیجیے۔

جواب : نکاح کے دو فوائد درجِ ذیل ہیں:

1- نکاح ایک جوڑے کے درمیان عائلی زندگی کی جائز بنیاد فراہم کرتا ہے، جس کے نتیجے میں پاکیزہ تعلقات وجود میں آتے ہیں۔

2- غیر اخلاقی حملوں سے بچاؤ کے لیے انھیں ایک مضبوط دیوار اور حصار مل جاتا ہے۔

(vi) اولاد کو والدین کے بارے کیا نہ کہنے کا کہا گیا؟

جواب : قرآنِ کریم میں ارشاد ہوتا ہے:

''ان دونوں (والدین) کو اُف بھی نہ کہو اور نہ ہی اُنھیں جھڑکو اور اُن سے نرمی سے بات کرو۔''

(vii) جہاد میں شہید ہو جانے والوں کے بارے کیا کہا گیا؟

جواب : جہاد میں شہید ہو جانے والوں کو مردہ کہنے سے منع کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ وہ اپنے رب کی طرف سے رزق پا رہے ہیں اور اس پر خوشیاں منا رہے ہیں۔ ان کے لیے اجرِ عظیم، جنت اور بہترین ثواب کا وعدہ کیا گیا ہے۔

(viii) خطبہ حجۃ الوداع میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قتلِ عمد اور قتلِ غیر عمد کی کیا سزا بیان کی ہے؟

جواب : حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ حجۃ الوداع میں قتلِ عمد اور قتلِ غیر عمد کی سزا کے بارے میں

فرمایا کہ قتلِ عمد کا قصاص لیا جائے گا جب کہ قتلِ غیر عمد کی صورت میں ایک سو اونٹ دیت مقرر ہے۔ جو اس سے زیادہ طلب کرے گا وہ زمانہ جاہلیت کے لوگوں میں سے ہوگا۔

(ix) طہارت کے بارے میں قرآنی آیت کا ترجمہ لکھیے۔

جواب : ترجمہ: اپنے کپڑوں کو پاک رکھ ناپاکی سے دور رہ۔

(حصہ دوم)

سوال :4- درج ذیل آیاتِ قرآنی میں سے کسی دو کا ترجمہ کیجیے: (4,4)

(الف) يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ○

جواب : ترجمہ:

اے پیغمبر کی بیویو! تم میں سے جو کوئی صریح ناشائستہ (الفاظ کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کو ایذا دینے کی) حرکت کرے گی اُس کو دُونی سزا دی جائے گی اور یہ (بات) اللہ تعالیٰ کو آسان ہے۔

(ب) اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○

جواب : ترجمہ:

اللہ اور اس کے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ (اس لیے) مومنو تم بھی اُن پر درود اور سلام بھیجا کرو۔

(ج) اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّيَبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ؕ○

جواب : ترجمہ:

اگر یہ کافر تم پر قدرت پالیں تو تمھارے دشمن ہو جائیں اور ایذا کے لیے تم پر ہاتھ (بھی) چلائیں اور زبانیں (بھی) اور چاہتے ہیں کہ تم کسی طرح کافر ہو جاؤ۔

سوال :5- درج ذیل حدیث کا ترجمہ اور مختصر تشریح لکھیے: (1,2)

اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا تَاْتُوْھَا تَسْعَوْنَ وَاْتُوْھَا تَمْشُوْنَ وَعَلَیْکُمُ السَّکِیْنَۃُ فَمَا اَدْرَکْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَکُمْ فَاَتِمُّوْا۔

جواب: ترجمہ:

جب نماز کھڑی ہو جائے تو اس کے لیے دوڑتے ہوئے نہ آؤ' بلکہ اطمینان (اور وقار) سے چلتے ہوئے آؤ۔ جو (نماز) تم پالو اسے ادا کرلو اور جو تم سے رہ جائے' اسے (خود) پورا کرلو۔

تشریح:

اس حدیث میں باجماعت نماز کے آداب کی طرف رہنمائی کی گئی ہے۔ وہ یہ کہ اوّل تو ہم باجماعت نماز ادا کرنے کے لیے وقت پر مسجد پہنچیں اور تکبیرِ اُولیٰ میں شریک ہوں اور بالفرض کسی مجبوری کی وجہ سے کوئی شخص تکبیرِ اُولیٰ سے رہ جائے یا مسجد میں تاخیر سے پہنچے اور نماز ادا ہو رہی ہو تو بھاگتے دوڑتے جماعت میں شامل ہونے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے' بلکہ ہر ممکن وقار اور متانت کا خیال رکھنا چاہیے۔ سلیقہ یہ ہے کہ شائستگی کے ساتھ چل کر آرام سے جماعت میں شامل ہو جائیں۔ جتنی رکعتیں جماعت کے ساتھ نصیب ہو جائیں ان کو جماعت کے ساتھ پورا کرلیں' باقی کو بعد میں پورا کرلیا جائے' لیکن بھاگتے دوڑتے اس لیے جانا کہ جلدی سے جماعت میں شریک ہو جائیں اور کوئی رکعت چھوٹ نہ جائے' یہ ناشائستہ عمل اللہ تعالیٰ کو ناپسند اور خانہ خدا کے آداب اور انسانی وقار کے خلاف ہے۔

سوال :6- ہجرت سے کیا مراد ہے؟ سورۃ النساء میں ہجرت کے بارے میں کیا حکم آیا ہے؟ (5)

جواب: ہجرت کا مفہوم:

ہجرت کے معنی ایک جگہ چھوڑ کر کسی دوسری جگہ منتقل ہو جانا ہے۔ اسلام میں ہجرت کا مفہوم یہ ہے کہ کسی ایسی جگہ سے مسلمانوں کا کسی دوسری جگہ منتقل ہو جانا جہاں وہ محکوم اور مظلوم ہوں' برسرِ اقتدار لوگ انھیں اسلام پر عمل کرنے پر تکلیف دیتے ہوں' لہٰذا ان کو وہاں اسلام پر زندگی گزارنا مشکل ہو تو ایسے حالات میں مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اس سرزمین کو چھوڑ کر کسی اور جگہ منتقل ہو جائیں۔ البتہ اگر ان کے پاس ہجرت کے وسائل نہ ہوں' یا کسی اور مجبوری کی وجہ سے ہجرت نہ کر سکتے ہوں' تو اس بات کا امکان ہے کہ اللہ انھیں معاف فرما دے۔

سورہ النساء میں ہجرت کے بارے میں حکم:

ترجمہ:

جو لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں جب فرشتے ان کی جان قبض کرنے لگتے ہیں' تو ان سے پوچھتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم ملک میں عاجز و ناتواں تھے۔ فرشتے کہتے ہیں کیا اللہ کا ملک فراخ نہیں تھا کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے۔ ایسے لوگوں کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بری جگہ ہے۔ ہاں جو مرد اور عورتیں اور بچے بے بس ہیں کہ نہ تو کوئی چارہ کر سکتے ہیں اور نہ رستہ جانتے ہیں۔ قریب ہے کہ اللہ ایسوں کو معاف کر دے اور اللہ معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے اور جو شخص اللہ کی راہ میں گھر بار چھوڑ جائے۔ وہ زمین میں بہت سی جگہ اور کشائش پائے گا اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف ہجرت کر کے گھر سے نکل جائے۔ پھر اس کو موت آ پکڑے' تو اس کا ثواب اللہ کے ذمے ہو چکا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

یا

زوجین کے ایک دوسرے پر کیا حقوق ہیں؟

جواب: زوجین کے حقوق و فرائض:

اسلامی تعلیمات کے مطابق خاندان کی کفالت (نان و نفقہ) مرد کی ذمہ داری ہے۔ اسے چاہیے کہ اپنی مالی حالت کے مطابق بیوی بچوں کے لیے اخراجات' لباس اور مکان کا بندوبست

کرے۔ بیوی کو اپنے مہر میں دی گئی رقم یا دیگر اپنی ذاتی ملکیت رکھنے اور کاروبار کرنے کا جائز حدود میں اختیار دے۔ بیوی کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ اس پر ظلم وزیادتی نہ کرے۔ اس معاملے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور عدل واحسان کا رویہ اختیار کرے۔ وراثت کے حقوق شریعت کے مطابق ادا کرے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ ''نیک عورتیں فرمانبردار اور شوہر کی عدم موجودگی میں (اس کے گھر کی) محافظ ہوتی ہیں۔''

اگرچہ عورت پر اولاد کی کفالت کی ذمے داری نہیں، تاہم پڑھی لکھی اور ہنر مند خواتین حیا اور پردے کا خیال رکھتے ہوئے ملازمت اور ہنر مندی کے دیگر کام کرکے روزی کما سکتی ہیں، مگر ہمارے ملک کی اکثر خواتین کو اپنے ان حقوق سے آگاہی حاصل نہیں۔ بیوی کا فرض ہے کہ وہ شوہر کی عدم موجودگی میں اس کی تمام اشیا کی ایک امانت کی طرح حفاظت کرے۔ اس کے راز افشا نہ کرے۔ گھر کی باتیں دوسروں کو نہ بتائے اور اس کے اموال واشیا کے ساتھ ساتھ اس کی آبرو اور اس کے نسب ونسل کی بھی حفاظت کرے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی حیاتِ طیبہ بھی ہمارے لیے مینارِ نور ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ وَاَنَا خَیْرُکُمْ لِاَھْلِی۔

ترجمہ: تم میں بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہو اور مَیں اپنے گھر والوں کے لیے تم سب سے بہتر ہوں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے کہ اچھی عورت وہ ہے کہ جب شوہر اسے دیکھے تو اسے مسرت ہو، وہ اسے حکم دے تو اطاعت کرے اور اس کی عدم موجودگی میں اس کے مال کی اور اپنی حفاظت کرے۔